37683 - دعاء ختم قرآن

سوال

رمضان المبارک میں اکثر لوگ قرآن مجید ختم کر کے دعا کرتے ہیں جسے ختم قرآن کی دعا کا نام دیا جاتا ہے، کیا یہ سنت ہے یا بدعت ؟
اس دعا کا طریقہ یہ ہے کہ کھانا پکا کر امام صاحب یہ دعا کرتے ہیں اور پھر کئی لوگوں میں یہ کھانا تقسیم کیا جاتا ہے برائے مہربانی اس سوال کا جواب دیں، کیونکہ اکثر لوگ یہ دعا کرتے ہیں، اور اسی طرح ماتم اور ہر جمعرات بھی ایسا کیا جاتا ہے، اگر اس کے متعلق کوئی مخصوص حدیث ہے تو برائے مہربانی بیان فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ختم قرآن کی دعا جس کیفیت میں سائل نے بیان کی ہے یہ بدعت و برائی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین صحابہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ثابت نہیں، اگر یہ خیر و بھلائی ہوتی تو وہ لوگ ہم سے اس میں سبقت لے جاتے.

سلف رحمہ اللہ سے قرآن مجید ختم کرنے کے بعد بغیر کسی دعا کی تعیین اور التزام کیے یا کسی مخصوص صیغہ کے بغیر دعا ثابت ہے، اس لیے جب مسلمان شخص قرآن مجید ختم کرے چاہے رمضان میں ہو یا رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں تو اس کے لیے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالی سے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرنا جائز ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا ختم قرآن کی کوئی معین اور مخصوص دعا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

ہمارے علم کے مطابق تو اس کے متعلق کوئی مخصوص اور معین دعا ثابت نہیں، اس لیے انسان کے لیے کوئی بھی دعا کرنا جائز ہے، وہ کوئی نفع مند دعا اختیار کرے اور اپنے گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخلہ کی طلب اور آگ سے پناہ مانگے، اسی طرح فتنے و فساد سے پناہ طلب کرے، اور قرآن مجید کو اس طرح سمجھنے کی توفیق طلب کرے جس طرح اللہ راضی ہوتا ہے اور اس پر عمل اور اسے حفظ کرنے کی توفیق مانگے.

کیونکہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب وہ قرآن مجید ختم کرتے تو اپنے اہل و عیال کو جمع کر کے دعا مانگتے تھے "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 358).

لیکن یہ دعا کھانے پر پڑھنی اور کھانا تقسیم کرنا، اور ماتم میں یا جمعرات کی رات ایسا کرنا بدعت ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین کے طریقہ پر چلیں اور ہمیں دین میں بدعات ایجاد کرنے سے منع فرمایا ہے، اور یہ بتایا ہے کہ بدعت گمراہی ہے، اور ہر بدعت آگ میں جانے کا باعث ہے، اور بدعت کا گناہ بدعت کرنے والے پر ہوتا ہے اور وہ بدعتی عمل اس پر واپس پلٹا دیا جاتا ہے، اسے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوتا.

سنن ابو داود میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے جو کوئی بھی میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ عنقریب بہت سارا اختلاف دیکھےگا، اس لیے تم میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت اور طریقہ کی پیروی کو لازم رکھنا، اس پر مضبوطی سے جمے رہنا، اور بدعات و نئے کام ایجاد کرنے سے گریز کرنا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3851) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

واللہ اعلم .